اپنے ہدف کو نہ بھولیں!

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

دینی مدارس کے طلباء قوم کا عظیم سرمایہ ہیں۔ وہی قوم کے دینی مستقبل کے معمار اور قوم وملت کی امیدوں کا مرجع ہیں۔ عصر حاضر میں کئی طرح کی تحریکات چل رہی ہیں مثلاً جہاد، تبلیغ اور دوسری سیاسی تحریکیں وغیرہ۔ طلباء کا ان تحریکوں سے کسی نہ کسی درجے میں واسطہ رہتا ہے لیکن ذہنی تعلق الگ چیز ہے اور عملی تعلق الگ۔ اس سلسلہ میں مختلف اوقات میں طلباء سوال کرتے رہتے ہیں کہ آیا موجودہ تحریکوں میں شرکت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ دینی مدارس کے عزیز طلباء کی خدمت میں ان کی خیر خواہی کیلئے کوئی مخلصانہ درخواست کی جاسکتی ہے تو یہی ہے کہ وہ زمانہ طالب علمی میں اپنی تمام توجہات تحصیل علم پر مرتکز رکھیں اور فرائض وسنن کی ادائیگی اور ضروری حوائج سے فراغت کے بعد یکسوئی کے ساتھ دینی علوم ومعارف میں تعمق، تبحر، کمال اور اختصاص حاصل کریں۔ زمانہ طالب علمی میں عصر حاضر کی سیاسی ومذہبی تحریکوں میں شمولیت اور جلسوں جلوسوں میں شرکت تعلیم وتعلم کے لئے سم قاتل ہے۔ اس عرصہ میں غیر نصابی کتابوں کا مطالعہ بھی حصول مقصد میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ اس لئے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو پوری زندگی پڑی ہے۔ یہ حسرتیں بعد میں بھی پوری کی جاسکتی ہیں۔

اسلاف میں سے امام غزالیؒ کی قابل رشک علمی زندگی کا یہ پہلو قابل ذکر ہے کہ انہوں نے اڑتیس (۳۸) سال کی عمر میں جامعہ نظامیہ کی ادارت سے مستعفی ہو کر دس سال تزکیہ باطن اور آفاقی وانفسی آیات کے مطالعہ اور غور وفکر میں صرف کئے۔ پچپن سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ زندگی کے آخری سات سالوں میں ان کے قلب سے "تھافۃ الفلاسفۃ" اور "المنقذ من الضلال" جیسی لافانی اور شہرہ آفاق کتابیں نکلیں جنہوں نے یونانی فلسفہ کی چولیں ہلا کر رکھ دیں۔ یہ علم ان کی پختگی، تبحر اور کثرت مطالعہ کا ثمر تھا لیکن یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ انہوں نے "رئیس الجامعہ" ہونے کے بعد بھی خود کو علم کا محتاج سمجھا اور مطالعہ سے استنکاف نہیں کیا۔

دوران تعلیم رسائل واخبار بینی بھی مناسب نہیں۔ اس سے پراگندہ خیالی کے علاوہ تحقیقی وعلمی مطالعہ کا ذوق ماند پڑ جاتا ہے۔ ہمارے ماضی قریب کے اکابر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ پاکیزہ ذوق مطالعہ کی حفاظت کیلئے اخبار کا مطالعہ نہیں فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک صاحب کے استفسار پر فرمایا "مولوی صاحب! ہم اخبار کیسے پڑھیں، ایک تو اس میں فلمی اشتہار ہوتے ہیں، دوسرے تصویریں، تیسرے خبریں ہوتی ہیں مگر راوی نامعلوم، خدا جانے وہ ثقہ ہے بھی یا نہیں؟ یہ حزم واحتیاط اور کمال تقویٰ ہے۔ باقی ہم جیسوں کیلئے تاویلات کا باب کھلا ہے۔

جامعہ خیر المدارس کے بانی عارف باللہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ بھی دوران تعلیم طلباء کی کسی اور مشغولیت کو پسند نہ فرماتے تھے۔ آپؒ اکثر فرمایا کرتے تھے "ہم تقسیم کار کے قائل ہیں۔ اہل باطل کے حملوں کے دفاع اور ان کے خلاف اقدام کیلئے سیاسی میدان کی بھی ضرورت ہے مگر سیاست کے دائرہ کار الگ ہے اور تعلیم وتدریس اس سے مختلف الگ شعبہ ہے۔ اختلاط سے دونوں شعبے کمزور ہوتے ہیں اور کوئی کام بھی صحیح نہیں ہو پاتا۔ اپنے اپنے مزاج کے مطابق سیاست میں حصہ لیا جائے مگر تعلیم سے فراغ کے بعد دوران تعلیم دیگر مشاغل، بالخصوص سیاست میں آلودگی طلباء کیلئے زہر قاتل ہے۔"

جن لوگوں نے دنیائے علم میں لازوال نقوش ثبت کئے ہیں انہوں نے شمع علم پر پروانہ وار سب کچھ قربان کر کے یہ مقام پایا ہے۔ علم ہمارے لئے عارضی دلچسپی کی چیز نہیں بلکہ پوری زندگی کا وظیفہ ہے

مقصود ہر سوز حیات ابدی ہے
یہ ایک نفس یا دو نفس مثل شرر کیا؟

طالب دعا:۔ (مولانا) قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان